سیرتِ پاک پر مستند ترین کتاب

الشفاء (مکمل)

بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف:

امام المحدثین قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ:

مولانا علامہ سید احمد علی شاہ بناروی رحمہ اللہ تعالیٰ



فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

الشفاء

بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اردو ترجمہ بنام

دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

تعبیرہ

حقوق و آداب

(مکمل)

تصنیف: امام المحدثین قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: مولانا علامہ سید احمد علی شاہ بٹالوی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شفاء (مکمل)

تصنیف : قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی (المتوفی ۵۴۴ھ)

ترجمہ : مولانا حافظ سید احمد علی شاہ چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ

تقدیم : حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ

تصحیح : اشرف قدسی، حافظ شاہد اقبال

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

ہدیہ : -/210 روپے

الطبع الاول : جمادی الثانی 1422ھ / اگست 2001ء

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای میل نمبر faridbooks@hotmail.com

دلیل ہے کہ یہ پردہ ذات الٰہی سے مختص نہیں۔

اس پر کعبؓ کا قول جو کہ سدرۃ المنتہیٰ کی تفسیر میں ہے دلالت کرتا ہے کہ کہا۔ اس کی طرف فرشتوں کا علم منتہی ہوتا ہے۔ اور اس کے پاس خدا کا حکم پاتے ہیں۔ اس سے آگے ان کا علم بڑھتا نہیں۔ لیکن اس کا یہ قول کہ رحمٰن کے متصل ہے تو یہ حذف مضاف پر محمول ہے یعنی رحمٰن کے عرش سے متصل ہے یا اس کی بڑی آیات کے کسی امر سے یا اس کے معارف کے حقائق کے مبادی کے ساتھ جن کو وہی زیادہ جانتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اسئل القریہ کہ قریہ سے سوال کر۔ یعنی اہل قریہ سے' اور اس کا یہ قول کہ پردہ کے پیچھے یہ کہا گیا کہ میرے بندے نے بچ کہا۔ میں بہت بڑا ہوں۔ تو ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کا کلام سنا لیکن پردہ کے پیچھے سے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ۔ کہ کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرے مگر وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے۔ یعنی وہ اس کو نہیں دیکھتا۔ اس کی آنکھ کو اپنے دیکھنے سے پردہ میں کر دیا۔

پھر اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔ تو یہ احتمال ہے کہ اس مقام کے علاوہ اس کے بعد یا اس سے پہلے اور موقعہ پر دیکھا ہو۔ کہ آپ کی آنکھ سے پردہ اٹھا دیا ہو۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہو۔ واللہ اعلم۔

فصل ۳

پھر سلف علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا آپ کو معراج روح سے ہوئی ہے یا جسم سے۔ اس میں تین اقوال ہیں:۔

ایک گروہ تو ادھر گیا ہے کہ آپ کی معراج روح کے ساتھ تھی۔ اور یہ نیند کا دیکھنا ہے۔ باوجودیکہ اس کا سب پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب حق اور وحی ہوا کرتی ہے۔ اسی کی طرف معاویہؓ گئے ہیں۔ اور حسن بصری سے یہی حکایت کی

گئی ہے۔ اور ان سے اس کے خلاف مشہور ہے۔ اسی کی طرف محمد بن اسحاق نے اشارہ کیا ہے۔ ان کی دلیل خدائے تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ہم نے تم کو اس خواب کو نہیں دکھایا مگر اس لئے کہ لوگوں کو فتنہ ہو۔ (پ ۱۵ ع ۶)

اور حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ حکایت کی گئی ہے اور ان سے ان کے خلاف مشہور ہے (یعنی بیداری میں ہوا ہے) اور اسی کی طرف محمد بن اسحاق نے اشارہ کیا ہے۔ ان کی دلیل خدائے تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ ہم نے وہ رویا جو تم کو دکھایا وہ لوگوں کے لئے فتنہ ہی تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ صلح حدیبیہ کے سال دیکھا تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو گم نہیں کیا تھا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کا جسم گم نہیں کیا گیا تھا۔ اور یہ صحیح ہے اور یہ اوروں سے خبر دی ہے۔ ورنہ اس وقت وہ آپ کی بیوی نہ تھیں کذافی الشرح)' اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انا نائم...... الخ میں سو رہا تھا۔

اور انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ اور قصہ بیان کیا۔ پھر آخر میں فرمایا کہ میں جاگا تو مسجد حرام میں تھا۔ (یہ دلائل خواب کے قائلوں کے ہیں)۔

اور بڑے بڑے سلف اور اہل اسلام اس کے قائل ہیں کہ یہ معراج جسم و بیداری میں تھی۔ یہی حق ہے۔ اور یہی قول حضرت ابن عباس۔ جابر۔ انس۔ حذیفہ۔ عمر۔ ابو ہریرہ۔ مالک بن صعصعہ۔ ابی حبہ۔ بدری۔ ابن مسعود۔ ضحاک۔ سعید بن جبیر۔ قتادہ۔ ابن مسیب۔ ابن شہاب۔ ابن زید۔ حسن۔ ابراہیم۔ مسروق۔ مجاہد۔ عکرمہ۔ ابن جریج رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور یہی حضرت عائشہؓ کے قول کی دلیل ہے۔ (یعنی ابن عباس کا صحیح مذہب بھی یہ ہے۔ اور خلاف اس کے ضعیف ہے) اور یہی طبری' ابن حنبل اور مسلمانوں کی بڑی جماعت کا قول ہے۔ یہی اکثر فقہا۔ محدثین۔ متکلمین۔ مفسرین۔ متاخرین کا قول ہے۔

ایک گروہ کا قول ہے کہ معراج جسم کے ساتھ بیداری میں مسجد حرام سے بیت المقدس کا ہے۔ اور وہاں سے آسمان تک روح کے ساتھ تھا۔ ان کی دلیل خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے سبحان الذی اسری...... الخ۔ پس مسجد اقصیٰ تک غایت معراج ٹھہرائی ہے۔ جس میں کہ آپ کی بڑی قدر و تعریف و مدح وہاں تک تشریف لے جانے اور معراج ہونے کی بزرگی نکلتی ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر معراج جسم کے ساتھ مسجد اقصیٰ سے آگے ہوتی تو اس کا ذکر اللہ تعالیٰ ضرور کرتا۔ اور اس کا ذکر مدح میں زیادتی ہوتی۔ پھر یہ دونوں فرقے اس میں مختلف ہیں۔ کہ آیا آپ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی یا نہیں۔ حدیث انس وغیرہ میں ہے جو گذر چکی کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔ اور حذیفہ بن الیمان نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ واللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام براق کی پشت سے جدا نہیں ہوئے حتیٰ کہ لوٹ آئے۔

قاضی کہتا ہے کہ ان میں سے حق روایت اور صحیح انشاء اللہ یہ ہے کہ آپ کی معراج جسم و روح کے ساتھ تمام حصہ میں ہوئی ہے۔ اسی پر آیت اور صحیح احادیث اور قیاس دلالت کرتے ہیں۔ ظاہر و حقیقت سے تاویل کی طرف اس وقت جاتے ہیں جبکہ ظاہری معنے لینا محال ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی اور بیداری میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ اگر خواب میں ہوتا۔ تو فرماتے کہ اپنے بندے کی روح کو سیر کرائی۔ نہ یہ کہ بندہ کو۔ اور خدا کا یہ قول بھی دلیل ہے کہ آنکھ نہ ٹیڑھی ہوئی نہ بہکی۔ اور اگر خواب میں ہوتی تو اس میں نہ نشانی تھی۔ نہ معجزہ اور نہ کفار اس سے تعجب کرتے۔ نہ جھٹلاتے نہ ضعیف مسلمان مرتد ہوتے نہ فتنہ میں پڑتے۔ کیونکہ ایسے خوابوں کا انکار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ یہ انکار ان سے اس لئے ہوا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ آپ نے اپنے جسمی اور بیداری کے معراج کی خبر دی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں یہ بیان ہے کہ آپ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی جو انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یا آسمان میں پڑھی۔ جیسا کہ اوروں نے روایت کیا ہے۔

پھر اس میں اس کا ذکر ہے کہ جبرئیل علیہ السلام براق لے کر آئے۔ معراج کی خبر۔ آسمان کا کھلنا۔ پھر کہا جانا کہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اس کا کہنا کہ محمدؐ ہیں۔ پھر